تمباکو کا استعمال اسلامی تناظر میں

انجمن خُدّامُ القرآن سندھ، کراچی

تمباکو کا استعمال اسلامی تناظر میں

31 مئی کو ہر سال عالمی سطح پر انسدادِ تمباکو نوشی کا دن منایا جاتا ہے۔ اِس روز عالمی ادارۂ صحت، وزارتِ صحت پاکستان اور مختلف فلاحی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے سیمینار منعقد کیے جاتے ہیں، جرائد و اخبارات میں خصوصی مضامین شائع کیے جاتے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا پر مختلف پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں اور مضامین کے ذریعہ طبی ماہرین، تمباکو کے استعمال سے پیدا ہونے والی مہلک بیماریوں اور ہلاکت خیزیوں کو واضح کرتے ہیں جبکہ علماء کرام اور دینی اسکالرز قرآنِ حکیم اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تمباکو کے استعمال کی خباثتوں اور اِس کی فقہی حیثیت کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اِس تحریر کے ذریعہ تمباکو کے استعمال کے بارے میں علماء کرام اور دینی اسکالرز سے حاصل ہونے والی رہنمائی کو استفادۂ عام کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

تمباکو کے استعمال کی مختلف صورتیں :

ہمارے معاشرے میں تمباکو کا استعمال کئی صورتوں میں بڑے وسیع پیمانے پر پھیل چکا ہے۔ اِس کی مختلف صورتوں میں سے ایک ہے سگریٹ، سگار، بیڑی، حقہ، چلم اور شیشہ کے ذریعہ تمباکو نوشی۔ دوسری صورت میں تمباکو والے پان، سپاری، چھالیہ، پان مصالحہ جات، گٹکا، مین پوری وغیرہ کی صورت میں تمباکو کو چبانا یا کھانا ہے۔ تیسری صورت نسوار کی ہے جسے منہ میں رکھ کر کچھ حصہ جذب اور کچھ حصہ وقفہ وقفہ سے تھوک دیا جاتا ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق پاکستان میں **40** فیصد مرد اور **8** فیصد خواتین تمباکو استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ **1998**ء کے ایک جائزے کے مطابق، پاکستان کے شہریوں نے **56** کروڑ روپیہ تمباکو کے استعمال پر خرچ کیا۔ اب تو یہ سلسلہ مزید آگے بڑھ چکا ہے۔ تمباکو کے استعمال کی معاشرہ میں رواج پانے کی

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں فقہی اعتبار سے تمباکو کے استعمال کو حرام نہیں بلکہ مکروہ قرار دیا جاتا ہے۔

تمباکو کے استعمال کی شرعی حیثیت :

دورِ نبوی ﷺ میں تمباکو کے استعمال کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ کسی حدیث سے اِس کے استعمال کی فقہی حیثیت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ تمباکو کی دریافت اور اِس کا استعمال بعد میں شروع ہوا۔ فقہاء نے ابتداء میں یہ محسوس کرتے ہوئے کہ تمباکو کی تاثیر شراب کی سی نہیں ہے، اِسے حرام قرار نہیں دیا بلکہ مکروہ کے درجہ میں رکھا۔ البتہ جب تحقیق کے ذریعہ رفتہ رفتہ تمباکو کے انتہائی زہریلے اور مضرِ صحت اثرات سامنے آئے تو پھر اِس کے استعمال کی حرمت پر بھی غور وفکر شروع ہوا۔ **22** تا **25** مارچ **1982**ء مدینہ منورہ میں عالمی اسلامی کانفرنس برائے انسدادِ منشیات منعقد ہوئی جس میں تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دے دیا گیا۔ اِس کے بعد سعودی عرب کے سابق مفتیٔ اعظم عبدالعزیز بن باز (مرحوم)، جامع الازہر مصر کے ریکٹر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم اور عمان کے مفتیٔ اعظم شیخ احمد بن حماد الخلیلی کی طرف سے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیے جانے کا فتویٰ جاری ہو چکا ہے۔ اِس حوالے سے قرآن وحدیث کے دلائل حسبِ ذیل ہیں :

1- تمباکو کے ذریعہ چار ہزار کیمیکلز انسان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اِن میں سے تقریباً پچاس زہریلے اثرات رکھتے ہیں۔ مثلاً تمباکو میں شامل نکوٹین، ٹار، کاربن مونو آکسائڈ، آرسینک بینزو پائیزین وغیرہ زہریلے اور مضرِ صحت اجزا ہیں۔ سگریٹ کے مقابلہ میں چبانے والی تمبا سے جذب ہونے والی نکوٹین، مقدار میں **3** سے **4** گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یہ نکوٹین ہی وہ زہریلا مادہ ہے جو انسان کو تمباکو کے نشہ کا عادی بناتا ہے۔

پان کے ساتھ تمباکو کو خوشبو اور مٹھاس کے ساتھ پیش کرکے **sugar coated** کر دیا جاتا ہے۔

بازار میں دستیاب پان مصالحہ جات کی قیمت کم رکھنے کے لیے اُن میں کپڑے کو رنگنے والے رنگ استعمال کیے جاتے ہیں جو زہریلے اثرات رکھتے ہیں۔ وہ رنگ یعنی **Food colours** زیادہ قیمتی ہونے کی وجہ سے استعمال نہیں کیے جاتے جن کا کھانا طبی طور پر انسان کے لیے مضرِ صحت نہیں۔

گٹکے میں ذبح کیے ہوئے جانوروں کا خون، گلی سڑی چھالیہ اور اوپر سے شراب کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تاکہ کھانے والے کو سرور آئے۔ مزید ظلم یہ کیا جاتا ہے کہ اِس کے ساتھ پسا ہوا سفوف نما کانچ ملایا جاتا ہے جو اندر سے منہ کو زخمی کر دیتا ہے۔ اب تمباکو زیادہ جذب ہوتا ہے اور استعمال کرنے والے کو اور زیادہ سرور ملتا ہے۔ انسانی صحت کے لیے مضر ہونے کی بنا پر تمباکو کے یہ اجزا اور لوازمات خبیث کے ذیل میں آتے ہیں۔ خبیث شے ہونے کی وجہ سے تمباکو کا استعمال خواہ کسی بھی صورت میں ہو حرام ہے کیونکہ ارشاداتِ باری تعالیٰ ہیں:

اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ (المائدۃ: 4)

''حلال کر دی گئی ہیں تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں''۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف: 157)

''اور (نبی اکرم ﷺ) پاک چیزوں کو اُن کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھہراتے ہیں''۔

2- تمباکو کا استعمال کئی بیماریوں کا سبب ہے۔ کینسر کی سترہ اقسام ہیں جن کی وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔ اِن میں منہ، جلد، جبڑے، حلق، سینے، پھیپھڑے، معدے، گردے، مثانہ وغیرہ کا کینسر شامل ہے۔ تمباکو کے استعمال سے پیدا ہونے والی دیگر بیماریوں میں سانس کی تکلیف (**Asthma**)، دانتوں اور منہ کی بیماریاں، دماغی امراض، فالج، قلب کے عوارض، نظامِ ہاضمہ کی خرابی وغیرہ شامل ہیں۔

تمباکو نوشی کے سب سے مضر اثرات پھیپھڑے پر پڑتے ہیں۔ دھوئیں سے پھیپھڑوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور ایک ایسی تہہ پھیپھڑوں پر جم جاتی ہے جو اُن مسام کو بند کر دیتی ہے جن سے پھیپھڑوں میں جذب ہونے والی تازہ ہوا خون میں شامل ہوتی ہے۔ خون صاف ہونے کا عمل رک جاتا ہے جس سے پورے جسم خاص طور پر دل و دماغ پر خطرناک اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں اور انسان کئی بیماریوں سے دوچار ہوتا ہے۔ دھویں کی وجہ سے پھیپھڑے کی **elasticity** متاثر ہوتی ہے اور انسان کو سانس باہر خارج کرنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ پھیپھڑا اللہ کی عطا کردہ وہ نعمت ہے جس کا نعم البدل انسان نہیں بنا سکتا۔ اِس کی باریک نالی ڈھائی کلومیٹر طویل ہوتی ہے اور اِس کے خلیہ اگر زمین پر پھیلا دیے جائیں تو ایک ٹینس کورٹ کے برابر کا **surface area** رکھتے ہیں۔ پاکستان میں اِس وقت سب سے زیادہ پھیپھڑے اور منہ کا کینسر عام ہے جو تمباکو کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دل کی بیماری بھی انتہائی کثرت سے ہے اور اُس کی بھی ایک وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔

آج کل اکثر نوجوان مین پوری بڑے ذوق وشوق سے استعمال کرتے ہیں۔ اِس میں باریک پسی ہوئی چھالیہ، تمباکو اور دیگر لوازمات کے ساتھ ہوتی ہے۔ اِس کے مضر اثرات اِس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ جبڑے کی ہڈیاں بتدریج جام ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مسلز سخت ہونے پر منہ مکمل طور پر نہیں کھل پاتا۔ مریض کو بولنے اور کھانے میں شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ایک دوسری چیز بمبئی پان پراگ نامی پڑیا ہے جو لائٹ کلر میں ٹکڑوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اِس کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف یہ ہوا کہ ایک پیالے پانی میں لوہے کی چند پتریاں یا بلیڈ ڈال کر دو پڑیاں اِس کی ملا دیں۔ رات بھر میں یہ اُن پتریوں کو بالکل گلا کر ذرات میں تبدیل کر دیں گی۔ آپ خود سوچیں کہ جب لوہے کی اشیاء پر یہ عمل ہے تو اندرونی طور پر گوشت اور ہڈیوں کا کیا انجام ہوگا؟

اکثر نوجوان لڑکے لڑکیاں، کم عمر بچے میٹھی چھالیہ بڑے ذوق وشوق سے کھاتے ہیں اور آپ کتنا ہی سمجھالیں، اس کے نقصانات سمجھا دیں مگر وہ کبھی نہیں سمجھ پائیں گے۔ آخر ان سپاریوں اور چھالیہ میں ایسی کیا چیز ملی ہوئی ہے کہ زبان وہ ذائقہ چھوڑنے پر رضامند ہی نہیں ہوتی۔ اِس کا نقصان یہ ہے کہ خوراک کی نالی سے لے کر آنتوں میں چھالیہ کے باریک باریک ذرات تہہ در تہہ جم جاتے ہیں جنہیں نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں اور اکثر ایسے مریض زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

اگر حاملہ خاتون خود تمبا کو استعمال کرتی ہے یا کسی اور کی تمبا کو نوشی سے دھواں جذب کرتی ہے تو اِس سے پیدا ہونے والے بچہ کے معذور ہونے یا خطرناک امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ایک اندازہ کے مطابق ایک سگریٹ انسانی زندگی کے گیارہ منٹ کم کر دیتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال تمباکو کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے ایک لاکھ افراد جاں بحق ہوتے ہیں اور پوری دنیا میں پچاس لاکھ۔ تمباکو کے اِن مضر اثرات کو جاننے کے باوجود اِس کا استعمال گویا خودکشی کے مترادف ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلاَ تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرۃ: 195)

''اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

بخاری، مسلم اور دیگر احادیث کی کتابوں میں یہ روایت موجود ہے کہ خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ بخاری شریف کی روایت ہے:

وَمَنْ تَحَسّٰی سُمّاً فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسُمُّہٗ فِی یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِی نَارِ جَھَنَّمَ
خَالِداً مُخَلَّداً فِیْھَا اَبَداً

''جس نے کسی زہر کے استعمال سے خود کو ہلاک کیا تو (روزِ قیامت) وہ زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش اُسے استعمال کرتا رہے گا''۔

گویا تمباکو کا استعمال صرف دنیا کی تکالیف اور مصائب کا سبب نہیں بلکہ اِس کی وجہ سے انسان ہمیشہ ہمیش کی جہنم کے عذاب میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے، بقول شاعر:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

3- سورۃ المائدہ آیت 90 میں اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کی حرمت کا ذکر اِس طرح فرمایا:

یَا یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞

”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر شیطان کے گندے کاموں میں سے ہیں سو اِن سے بچتے رہنا تا کہ کامیاب ہوجاؤ“۔

لفظ ”الخمر“ کے حوالے سے ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ (مسلم)

”ہر نشہ آور شے خمر ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے“۔

اِس آیت میں لفظ ”الخمر“ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے فرمایا:

وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ (بخاری، مسلم)

”خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کردے“۔

گویا ”الخمر“ سے مراد صرف شراب نہیں بلکہ ہر نشہ آور شے ہے جو انسان کے ہوش وحواس زائل کردے اور شراب کی طرح وہ شے بھی حرام ہے۔ ممکن ہے کوئی یہ کہے کہ ہمیں تو تمباکو کے استعمال سے نشہ نہیں آتا لیکن نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (ابوداؤد)

”جس شے کی زیادہ مقدار سے نشہ ہوتا ہے، اُس کی کم مقدار کا استعمال بھی حرام ہے“۔

4 - تمباکو کے استعمال کے لیے خرچ ہونے والی رقم' پیسہ کا بیجا خرچ ہے جسے قرآنِ حکیم میں تبذیر کہا گیا ہے۔ کسی ضروری کام پر ضرورت سے زائد خرچ کرنا اسراف کہلاتا ہے۔ اسراف کرنے والوں کو بھی اللہ پسند نہیں فرماتا (الاعراف : 31) لیکن مال کا بلاضرورت خرچ تبذیر ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے :

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل : 26 - 27)

"اور مال بے جا نہ اڑاؤ۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے"۔

اِس آیت میں شیطان کو اپنے رب کا ناشکرا کہا گیا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس پر اللہ نے بڑے انعامات کیے لیکن اُس نے رب کی نافرمانی کر کے اُس کی ناشکری کی۔ اِسی طرح روپیہ پیسہ بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے جس سے انسان جائز ضروریات بھی فراہم کرسکتا ہے اور آخرت کے لیے توشہ وصدقۂ جاریہ کا سامان بھی کرسکتا ہے۔ لیکن اِسی پیسہ کا بے جا خرچ کر دینا اِس نعمت کی بہت بڑی ناقدری ہے اور ایسا کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا۔ اِسی حوالے سے ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَّيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ (مسلم)

"بے شک اللہ نے پسند کیا تمہارے لیے تین باتوں کو اور ناپسند کیا تمہارے لیے تین باتوں کو۔ پس اُس نے پسند کیا تمہارے لیے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اُس نے ناپسند کیا تمہارے لیے زیادہ بحث کرنے اور زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو"۔

مال اِس اعتبار سے بھی ضائع ہوتا ہے کہ جب تمباکو کے مضر اثرات سے انسان بیمار ہوتا ہے تو اِس کے علاج پر بھی وافر رقم خرچ ہوتی ہے۔ ہمیں یہ حقیقت بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارے پاس جو بھی مال و دولت ہے وہ اللہ کی امانت ہے۔ ہم اِس مال کو اپنے نفس کی خواہشات کے مطابق خرچ نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ اِس کے بارے میں ہم سے باز پرس فرمائے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

لَا تزُوْلُ قَدَ مَا ابُنِ اٰدَم یوْمَ الْقِیَا مَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَ عَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَ عَنْ مَّالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَ فِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَ مَا ذَاعَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ (ترمذی)

’’روزِ قیامت ابنِ آدم کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے: زندگی کے بارے میں کہ کہاں لگا دی؟ جوانی کے بارے میں کہ کہاں کھپا دی؟ مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ اور جو علم حاصل کیا اُس پر کتنا عمل کیا؟‘‘۔

پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے پاس موجود روپیہ پیسہ پوری سوسائٹی کی امانت ہے۔ اِس کا بے جا خرچ کر دینا پورے معاشرے کی حق تلفی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَھَآءَ اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِیٰماً (النساء : 5)

’’اور مت دو بے عقلوں کو اُن کا مال جسے اللہ نے تم سب لوگوں کے لیے بقا کا ذریعہ بنایا ہے‘‘۔

5- شریعت کی رو سے دوسروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ تمباکو کے ذریعہ سے ایک شخص، اِس کی بو اور دھوئیں کی وجہ سے، دوسروں کو تکلیف دیتا ہے۔ یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ خواہ انسان خود سگریٹ پی رہا ہو یا کسی اور کے سگریٹ پینے سے اِس کا خارج کردہ دھواں جذب کر رہا ہو (جسے **passive smoking** کہتے ہیں)، مضر

اثرات دونوں کے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ بلکہ خارج شدہ دھواں کئی متعدی بیماریوں کے پھیلنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ سگریٹ نوشی کرنے والے سب سے زیادہ نقصان اپنے قریب رہنے والوں یعنی بیوی یا شوہر، اولاد، دوستوں اور ساتھ کام کرنے والوں کو پہنچاتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اُن کے حسن سلوک کے اوّلین مستحق ہیں۔ گویا سگریٹ نوشی تو شراب نوشی سے بھی بڑا جرم ہے کہ اِس سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ ہیں :

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ (بخاری)

’’مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اُس عمل کو جس سے اللہ نے روکا ہے‘‘۔

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (ابنِ ماجہ)

’’تکلیف نہ دو دوسروں کو اور نہ ہی اپنی ذات کو‘‘۔

دوسروں کو تکلیف دینا ایسا گناہ ہے جو حقوق العباد کے ذیل میں آتا ہے اور اِس کی معافی اللہ کے ہاں سے اُس وقت تک نہیں ملتی جب تک وہ بندہ خود نہ معاف کر دے جسے تکلیف پہنچی ہے۔ ایک اور حدیثِ نبوی ﷺ ہے :

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ (بخاری)

’’جو شخص اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے‘‘۔

پڑوسی صرف وہ نہیں ہوتا جس کا گھر ہمارے گھر کے ساتھ ہو بلکہ کسی محفل، کسی سواری، دفتر یا کلاس روم میں ساتھ بیٹھنے والا بھی پڑوسی ہے۔ ایسے پڑوسی کو سورۃ النساء آیت 36 میں ’’جار الجنب‘‘ کہا گیا ہے اور اُس کے احترام کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ سگریٹ نوش ایسے ہی پڑوسیوں کو زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

6- بو پیدا کرنے والی اشیاء کھا کر مسجد میں جانا منع ہے، اِس سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ وَالثَّوْمِ فَلاَ یَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَتَاذّٰی
مِمَّا یَتَاذّٰی مِنْهُ بَنُوْاٰدَمَ (مسلم)

’’جس نے کھایا پیاز اور لہسن پس وہ ہرگز ہماری مسجد نہ آئے کیوں کہ اِن کی بو سے
فرشتوں کو بھی ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسی انسانوں کو ہوتی ہے‘‘۔

تمباکو استعمال کرنے والوں کی سانس اور لباس سے بو آتی ہے جس سے ساتھ نماز پڑھنے والے کو نہ صرف تکلیف ہوتی ہے بلکہ اُس کا خشوع وخضوع بھی متاثر ہوتا ہے۔

7- نبی اکرم ﷺ کے ارشادات ہیں :

اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (مسلم)
’’صفائی ایمان کی شرط ہے‘‘۔
اَلطَّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ (الطبرانی)
’’صفائی نصف ایمان ہے‘‘۔

تمباکو کے استعمال سے منہ، دانت، بستر، کمرہ، کار یعنی ہر متعلقہ شے میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں کی گندگی سے دیکھنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پان اور گٹکا کھانے والے بات کرتے ہیں تو گندے تھوک کے چھینٹے مخاطب پر پڑتے ہیں۔ پیک تھوک تھوک کر ایسے لوگ جا بجا گندگی پھیلاتے ہیں۔ یہی حرکت نسوار استعمال کرنے والے بھی کرتے ہیں۔ اِس گندگی سے جراثیم پھیلتے ہیں جو لوگوں کے لیے مضرِ صحت ہوتے ہیں۔

8- سگریٹ نوشی سے املاک کی تباہی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بارہا کپڑوں، قالین، بستر، لکڑی کا فرنیچر جلتے ہوئے سگریٹ کی وجہ سے جل اُٹھتے ہیں جس سے عمارات آتش زدگی کا شکار

ہو جاتی ہیں اور نہ صرف املاک کا نقصان ہوتا ہے بلکہ انسانی جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔ لہٰذا ایسا عمل کیونکر جائز ہو سکتا ہے جو مال و جان کے لیے خطرناک ہو۔

تمباکو نوشی سے دیگر محرومیاں :

1- تمباکو استعمال کرنے والے اچھے لوگوں کی صحبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تمباکو کی بو اور گندگی نیک اور پاکیزہ لوگوں کو اِن کے قریب آنے سے رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِنّما مَثَلُ الُجَلِیُسِ الصَّالِحِ وَالُجَلِیُسِ السَّوُءِ، کَحَامِلِ الُمِسُکِ وَنَافِخِ الُکِیرِ. فَحَامِلُ الُمِسُکِ، اِمَّا اَنُ یُّحُذِیَکَ، وَاِمَّا اَنُ تَبُتَاعَ مِنُهُ، وَاِمَّا اَنُ تَجِدَ مِنُهُ رِیحاً طَیِّبَةً. وَنَافِخُ الُکِیرِ، اِمَّا اَنُ یُّحُرِقَ ثِیَابَکَ، وَاِمَّا اَنُ تَجِدَ رِیُحًا مُّنُتِنَةً (بخاری، مسلم)

’’بے شک نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے دے گا یا تو خود اُس سے خرید لے گا یا (یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تب بھی) تو اُس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا پھر تو اُس سے بدبودار بو پائے گا‘‘۔

صحبتِ صالح تُرا صالح کند
صحبتِ طالح تُرا طالح کند

2- تمباکو کا عادی عبادات میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے۔ مثلاً روزہ کی حالت میں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور روزہ کی وجہ سے حاصل ہونے والی ایمانی کیفیات سے محروم رہتا ہے۔ پھر نفلی روزہ رکھنے کی ہمت ہی نہیں کر پاتا۔ اعتکاف کی حالت میں بلاضرورت مسجد سے نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔ سگریٹ کے عادی لوگ عین اعتکاف کے دوران مساجد

کے ٹوائلٹس یا وضو خانہ میں سگریٹ نوشی کر کے اپنے اعتکاف کو خراب اور مسجد کے تقدس کو پامال کر رہے ہوتے ہیں۔ مساجد کے ٹوائلٹس میں سگریٹ نوشی سے دھواں اندر بھر جاتا ہے اور بعد میں ٹوائلٹ استعمال کرنے والوں کو شدید اذیت پہنچتی ہے۔

3- تمباکو کا عادی دینی محافل میں استفادہ سے محروم رہتا ہے۔ محفل کا دورانیہ طویل ہو جائے تو آدمی بے چینی محسوس کرتا ہے اور بعض اوقات محفل چھوڑ کر اپنی ضرورت پوری کرتا ہے۔

4- نشہ آور شے نہ ملے تو بد اخلاقی‘ دوسروں سے مطلوبہ شے مانگنے‘ قرض مانگنے‘ چوری کرنے یا بھیک مانگنے تک نوبت آ جاتی ہے۔

5- بندہ اللہ کے بجائے سگریٹ کا غلام بن جاتا ہے۔ ایسے اعمال سے اُسے سگریٹ روک دیتا جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اُسے اللہ کے ذکر سے نہیں بلکہ سگریٹ پینے سے سکون ملتا ہے۔ اللہ کو تو قوی مومن پسند ہے جبکہ تمباکو انسان کو کمزور کرتا ہے۔ اللہ پسند فرماتا ہے کہ بندہ اُس کی راہ میں مشقتیں اٹھائے اور کوئی محبت یا کمزوری اِس معاملہ میں رکاوٹ نہ بنے لیکن کسی بھی شے کا نشہ یا اُس کا استعمال ایک کمزوری بن جانا انسان کو اللہ کی راہ میں مشقت اٹھانے سے محروم کر دیتا ہے۔

6- تمباکو کو استعمال کرنے والا دوسروں اور خاص طور پر بچوں اور شاگردوں کے لیے ایک غیر سنجیدہ مثال بن جاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ (بخاری‘ مسلم)

”جان لو کہ تم میں سے ہر اک نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا“۔

گویا والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ اولاد اور شاگردوں کی علمی و عملی تربیت کریں جبکہ تمباکو کے استعمال سے صورت برعکس ہو جاتی ہے۔ بعض بچے والدین اور اساتذہ کی تقلید میں سگریٹ نوشی کے عادی ہو جاتے ہیں۔

تمباکو سے متعلق فتویٰ :

مندرجہ بالا دلائل کی بنیاد پر فتویٰ دیا گیا کہ :

تمباکو سے متعلق فصلوں کی کاشت، تمباکو کو قابلِ استعمال بنانا، درآمد کرنا، برآمد کرنا، بیچنا، استعمال کرنا، کسی کو پیش کرنا حرام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ (المائدۃ : 2)

”اور نیکی اور تقویٰ کے کام میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کام میں تعاون مت کرو“۔

فقہی اعتبار سے یہ اصول طے شدہ ہے کہ جو شے حرام ہے اُس کی قیمت لینا بھی حرام ہے۔

ابوداؤد میں روایت شدہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الۡخَمۡرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الۡمَیۡتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الۡخِنۡزِیۡرَ وَثَمَنَهٗ

”بے شک اللہ نے حرام کیا شراب کو اور اُس کی قیمت لینے کو اور مردار کو اور اُس کی قیمت لینے کو اور خنزیر کو اور اُس کی قیمت لینے کو“۔

جو لوگ بھی تمباکو کے کاروبار میں ملوث ہیں یا تمباکو سے متعلق کمپنیوں میں کام کرتے ہیں اُنہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ کمانے کی دھن میں کیا کیا چیزیں بنانے اور بیچنے میں لگے ہوئے ہیں؟ ایسی چیزیں جن سے لوگ شدید تکالیف سے گزرتے ہیں اور یہاں تک کہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اگر اُن کی اپنی اولاد اِس کرب سے گزرے تو شائد اُن کا ضمیر اُنہیں ملامت کرے، لیکن کمانے کی خاطر اُنہیں دوسروں کی تکالیف اور نقصانات کا احساس نہیں ہے۔ ایسے لوگ جو تمباکو کے کاروبار میں ملوث ہیں یا تمباکو سے متعلق کمپنیوں میں کام کرتے ہیں، اُنہیں چاہیئے کہ یہ کام فوراً چھوڑ دیں اور توبہ کرلیں تاکہ اُن کی زندگی اور موت دونوں اُن کے لیے باعثِ راحت ونجات ہوں۔

تمباکو کے استعمال کے لیے پیش کیے جانے والے جواز :

1- تمباکو سے ہمارا نظام ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے' اِس سے ہماری قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے اور رفعِ حاجت میں سہولت ہوتی ہے۔

جواب : قرآن حکیم میں شراب اور جوئے کے حوالے سے ارشاد ہوا :

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرة : 219)

''(اے پیغمبر) لوگ آپؐ سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ اُن میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں مگر اُن کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں''۔

اِسی طرح تمباکو کے استعمال کے فوائد وقتی اور جھوٹی تسلی دینے والے ہیں جبکہ اِس کے نقصانات انتہائی اذیت ناک اور جان لیوا ہیں۔ انسان نظامِ ہاضمہ کی درستگی اور قبض دور کرنے کے لیے دیگر ادویات بھی استعمال کرسکتا ہے۔

2- میں صرف ایک سگریٹ پیتا ہوں۔ اِس سے کیا نقصان ہوگا؟

جواب : نبی اکرم کا ارشاد ہے کہ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ اگر زیادہ استعمال سے نشہ ہوتا ہو تو اُس کا قلیل استعمال بھی حرام ہے (ابوداؤد)۔ جن لوگوں کو بھی سگریٹ کے نشہ کی عادت پڑ گئی وہ ابتدا ایک ہی سگریٹ سے کرتے ہیں۔ کسی دوست نے پیش کر دیا کہ کیا ہوگا ایک سگریٹ سے؟ پی لو! بعد میں وہ عادی ہو گئے۔ جہاں تک نقصان کا تعلق ہے تو وہ ایک سگریٹ سے بھی پہنچ سکتا ہے۔ ہر انسان کی جسمانی ساخت مختلف ہوتی ہے اور اُس میں زہریلے عناصر کے خلاف مزاحمت کی قوت بھی مختلف ہوتی ہے۔ ممکن ہے کسی کو روزانہ دس سگریٹ پینے سے بھی ایسا نقصان نہ ہو جو

صرف ایک پینے والے کو ہو جائے۔

-3 فلاں صاحب 30 سال سے سگریٹ پی رہے ہیں۔ اُن کو تو کچھ نہیں ہوا۔

جواب: تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ تمبا کو استعمال کرنے والے ہر دو افراد میں سے ایک کو مہلک بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِس کی وجہ ہر انسان کے جسم کی زہریلے عناصر کے خلاف قوتِ مزاحمت سے ہے۔ یہ مزاحمت کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہوتی ہے۔ بہر حال تمبا کو استعمال کرنے والوں کے لیے مہلک بیماریوں سے دوچار ہونے کا خطرہ 50% ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ فلاں گولی استعمال کیجیے اِس سے آپ کی دماغی صلاحیت بہت بڑھ جائے گی' البتہ 5 فیصد امکان ہے کہ اِس سے آپ کے دماغ کی شریان پھٹ سکتی ہے۔ کیا ہم یہ 5 فیصد خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہوں گے؟ سگریٹ نوشی میں تو مہلک بیماریوں سے دوچار ہونے کا خطرہ 50 فیصد ہے۔

-4 تمبا کو کے استعمال سے ہمیں سکون ملتا ہے اور طبیعت تر و تازہ ہو جاتی ہے۔

جواب: تمبا کو خود ہی ایک درد دیتا ہے اور پھر اُس کی دوا کرتا ہے۔ تمبا کو خون میں نکوٹین کی مقدار بڑھا دیتا ہے۔ جیسے ہی یہ مقدار کم ہوتی ہے انسان کو بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ طبیعت میں غصہ اور چڑ چڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جب انسان تمبا کو استعمال کرتا ہے تو نکوٹین خون میں بڑھ جاتا ہے اور آدمی سکون محسوس کرتا ہے۔ یہ ایک وقتی سکون ہے جس کے پیچھے بڑی اذیت ناک تکالیف کا اندیشہ ہے۔ انسان کو اصل سکون صرف اللہ کے ذکر اور اُس کی اطاعت ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: 28)

”آگاہ ہو جاؤ اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں“۔

5- ہم سگریٹ نہیں بلکہ حقہ یا شیشہ استعمال کرتے ہیں۔ اِس میں تمبا کو پانی سے گزر کر آتا ہے' لہٰذا اِس کے مضر اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔

جواب: یہ بات درست نہیں کہ حقہ یا شیشہ میں تمبا کو پانی سے گزرتا ہے لہٰذا اِس کے مضر اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔ بلکہ حقہ یا شیشہ میں نقصان یہ ہے کہ اِس میں آدمی سگریٹ کے مقابلہ میں زیادہ دیر تک تمبا کو نوشی کرتا ہے۔ اگر ایک گھنٹہ حقہ یا شیشہ استعمال کیا جائے تو 100 سگریٹ پینے کے برابر ہوتا ہے۔

6- چھالیہ وغیرہ کا استعمال ہماری ثقافت کا حصہ رہا ہے۔ ہر گھر میں پاندان موجود ہوتا تھا اور پان کے ساتھ یا اُس کے بغیر چھالیہ استعمال کی جاتی تھی۔ پہلے تو کبھی ایسی بیماریوں سے لوگ دوچار نہیں ہوئے۔

جواب: تمبا کو کا استعمال طویل عرصہ کے بعد اپنے اثرات دکھاتا ہے۔ گویا یہ ایک **slow poison** ہے۔ تمبا کو ایسی خطرناک نشہ آور شے ہے کہ اِس کا چھوڑنا شراب اور کوکین سے بھی زیادہ مشکل ثابت ہوا ہے اور فوری نقصانات نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اِسے استعمال کرتے رہتے ہیں اور بالآخر انتہائی مہلک امراض کی اذیت سے گزرتے ہیں۔

7- تمبا کو کے استعمال کو تمام علماء تو حرام قرار نہیں دیتے لہٰذا اِس کے استعمال کی گنجائش تو ہے۔

جواب: تمبا کو کے استعمال کو اگر چند علماء نے حرام قرار دے دیا اور کچھ نے حرام قرار نہیں دیا تب بھی اِس کی صورت اب مشتبہ کی ہے اور بہتر یہی ہے کہ مشتبہ سے بھی اجتناب کیا جائے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ، وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ . فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِاسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ

وَعِرُضِهٖ ۔ وَمَنُ وَّقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الُحَرَامِ ، کَالرَّاعِیُ یَرُعَی حَوُلَ الُحِمَی یُوُشِکُ اَنُ یَرُتَعَ فِیُهِ (بخاری، مسلم)

”بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور اِن دونوں کے درمیان کچھ باتیں مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے، پس جو آدمی اِن مشتبہ چیزوں سے بچ گیا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو آدمی اِن مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا گویا وہ حرام میں داخل ہوگیا اور اُس کی مثال اُس چرواہے کی سی ہے جو اپنے ریوڑ کو (کسی اور کی) چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے اور عین ممکن ہے کہ اُس کا ریوڑ اِس (چراگاہ) میں چرنے لگے“۔

ایک قابلِ غور نکتہ :

تمباکو یورپ میں دریافت ہوا اور وہیں سے پوری دنیا میں پھیلا۔ اہلِ مغرب کو اِس کی ہلاکت خیزی کا جیسے ہی علم ہوا، اُنہوں اپنے ہاں اِس کے استعمال کی روک تھام کے لیے کئی اقدامات کیے۔ اِس کے استعمال اور تشہیر کے خلاف سخت قوانین نافذ کیے۔ تعلیمی اداروں میں اِس کی ہلاکت خیزی سے آگاہی کے لیے کورسز منعقد کیے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ لوگوں میں تمباکو کے نقصانات کا شعور پیدا کیا۔ پبلک مقامات اور ٹرانسپورٹ پر اِس کا استعمال ممنوع قرار دیا اور خلاف ورزی پر بھاری جرمانے عائد کیے۔ مغرب میں موجود تمباکو کی صنعت نے جب اپنے ہاں تمباکو کے کاروبار میں مشکلات پائیں تو اُنہوں افریقی اور ایشیائی ممالک کا رخ کیا اور زبردست تشہیری مہم کے ذریعہ تمباکو کے استعمال کو خوب پھیلا دیا۔ اپنے اشتہارات کے ذریعہ وہ خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو تمباکو نوشی سے **smart** ہونے اور بڑی مہمات سر کرنے کی خوشخبریاں دیتے ہیں۔ موسیقی کی محافل شہر شہر منعقد کر کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جمع کر کے مفت سگریٹ فراہم کر کے سگریٹ نوشی کا عادی بناتے ہیں۔ وہ ہر سال

اپنے کھاتے داروں کو 200 سے 300 فیصد منافع دیتے ہیں جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس قدر رقم بٹور کر اپنے ملکوں میں لے جا رہے ہیں۔ غیر موافق حالات اور مسائل کی وجہ سے پاکستان میں کئی مفید صنعتیں بند ہو گئیں لیکن تمباکو کی صنعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ حکومتِ پاکستان کو ہر سال اِس صنعت سے 35 بلین روپے کی آمدنی ہو رہی ہے۔

حکومت سے اپیل :

1- حکومتِ پاکستان نے 2002ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ تمباکو کے استعمال کے خلاف قانون سازی کی تھی۔ اِس قانون کے تحت تمام عوامی مقامات مثلاً ہسپتال ہوٹلز، سرکاری وغیر سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے، پارک، پبلک ٹرانسپورٹ، پبلک ٹوائلٹس، وغیرہ میں تمباکو نوشی ممنوع قرار دی گئی۔ اِسی طرح 18 سال سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ کی فروخت ممنوع قرار دی گئی۔ پاکستان ٹیلی ویژن پر صبح 6 بجے سے رات 12 بجے تک تمباکو کی مصنوعات کی تشہیر پر پابندی لگا دی گئی۔ تعلیمی اداروں کے گردو نواح میں 50 میٹر تک تمباکو کی سائن بورڈ یا کسی ذریعہ سے تشہیر پر پابندی لگا دی گئی۔ بدقسمتی سے اِس آرڈیننس پر عمل درآمد نہیں کرایا جا رہا۔ حکومت سے اپیل کی جاتی ہے وہ ان قوانین پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

2- حفظانِ صحت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ تمباکو کے استعمال پر مکمل پابندی لگا دی جائے۔ البتہ جب تک ایسا کرنے کی جراءت نہ ہو تو کم از کم فوری طور پر تمباکو سے متعلق اشیاء کی قیمتوں میں خوب اضافہ کیا جائے تا کہ اُن کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہو۔

علماء کرام سے دردمندانہ درخواست :

علمائے کرام سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ تمباکو کے مہلک اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اِس کے استعمال کے حوالے سے اپنی فقہی رائے پر پھر نظر ثانی فرمائیں کہ تمباکو کا استعمال مکروہ

ہے۔ بہت سے لوگ تمباکو کا استعمال محض اِس لیے کرتے ہیں کہ وہ اِسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

عوام الناس سے اپیل :

1- تمباکو کی روک تھام سے متعلق شرعی تعلیمات اور قوانین کو اچھی طرح سمجھیں تاکہ اِن تعلیمات وقوانین پر عمل درآمد کے لیے اپنا کردار ادا کرسکیں۔

2- اگر کسی پبلک مقام پر کوئی شخص تمباکو کا استعمال کرتا ہوا نظر آئے تو اِس کے خلاف بھرپور احتجاج کریں۔ مثلاً بس میں اگر کوئی شخص سگریٹ پیئے تو کنڈکٹر اور ڈرائیور سے احتجاج کیا جائے کہ ہمیں کیوں زہریلا دھواں جذب کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اِسی طرح ہوٹلز، ہسپتال غرض ہر پبلک مقام کی انتظامیہ سے احتجاج کیا جائے۔ عوامی دباؤ کے نتیجے میں ضرور اِس حوالے سے احتیاط ہوگی اور ہمیں دھوئیں سے پاک فضا میں سانس لینا میسر آئے گا۔

3- ہم جس شخص کو بھی تمباکو استعمال کرتا ہوا دیکھیں تو دردمندی کے ساتھ اُسے اِس خراب عادت سے باز رہنے کی درخواست کریں۔ ہم مروت کی وجہ سے تمباکو کے استعمال سے دوسروں کو نہیں روکتے اور گویا انتہائی موذی بیماریوں کے ہاتھوں اُنہیں کرب واذیت میں مبتلا رہنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ مروت نہیں بلکہ دشمنی ہے۔ حالانکہ حقیقی مروت اور اصل خیر خواہی تو یہ ہے کہ اپنے بھائی کو تمباکو کے مہلک اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔

4- تمباکو کے استعمال کے خلاف جو بھی لٹریچر، کیسٹس اور **CDs** ہوں اُنہیں زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کریں۔ تمباکو کے کثرت سے استعمال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اِس کے خطرناک اثرات اور اِس حوالے سے قرآن وحدیث کی رہنمائی سے آگاہی نہیں۔ یہ آگاہی پیدا کرنا ہمارا دینی واخلاقی فریضہ ہے۔

5- ہمیں گھروں کو تمباکو سے پاک مقام قرار دے دینا چاہیئے۔ طے کرلیں کہ ہمارے

گھر میں کوئی فرد سگریٹ، تمباکو، پان، چھالیہ، گٹکا، پان مصالحہ جات، حقہ وغیرہ استعمال نہیں کرے گا۔ اپنے مہمانوں کو بھی آگاہ کردیں کہ وہ ہمارے گھر کی حدود میں تمباکو کے استعمال کی ہر صورت سے پرہیز کریں۔ اگر ممکن ہو تو ایسی ہی پابندی اپنے دفاتر کے لیے بھی اختیار کرلیں۔

تمباکو استعمال کرنے والوں سے گزارش:

1- تمباکو استعمال کرنے والے طے کرلیں کہ اُنہوں نے ہر صورت میں اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے۔ پیسہ کے ضیاع اور اپنی صحت کو نقصان پہنچانے کے عمل سے وہ یہ مقصد حاصل نہ کرسکیں گے۔

2- اللہ کی عطا کردہ عبادات کو بری عادات چھوڑنے کا ذریعہ بنائیں۔ روزہ کے دوران اگر بارہ تیرہ گھنٹے تمباکو استعمال نہیں کرتے تو بعد میں بھی اپنے آپ کو اِس بری عادت سے روک سکتے ہیں۔ کسی بھی عبادت کی قبولیت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ انسان کی اصلاح کردے۔ اگر رمضان میں روزے رکھنے، اعتکاف کرنے اور حج کرنے سے پہلے بھی انسان کسی بری عادت میں مبتلا تھا اور بعد میں بھی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ اِن عبادات نے اُس پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔

3- اللہ سے استقامت کی دعا کرکے، تمباکو کے استعمال سے توبہ کرلیں اور تمباکو کے استعمال کو مکمل طور پر ایک ہی بار ترک کرنے کا فیصلہ کرلیں۔ کچھ روز کی تکلیف ہوگی جس کے لیے متعلقہ ادویات بھی استعمال کی جاسکتی ہیں لیکن فیصلہ کن عامل اللہ پر توکل اور مضبوط قوت ارادی ہے۔

4- تمباکو کے استعمال سے باز رہنے کے لیے ایسے لوگوں کی صحبت چھوڑنی ہوگی جو تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کی صحبت میں رہے تو وہ دوبارہ اِس بری عادت میں مبتلا کردیں گے۔

5- تمبا کو کے استعمال سے باز رہنے کی ایک اہم تدبیر یہ ہے کہ دوسروں کو اِس سے دور رہنے کی تلقین کی جائے۔ کسی برائی کے خلاف انسان کا جذبہ بیدار رکھنے اور خود کو اِس سے محفوظ رکھنے کا سب سے مؤثر ذریعہ اِس برائی کے خلاف تبلیغ ہے۔

حرفِ آخر :

ہمیں اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پیسہ اور صحت کی قدر کرنا چاہیئے۔ پیسہ کو سگریٹ کی صورت میں جلا کر ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ صحت کی قدر جاننی ہو تو ہسپتالوں میں جا کر اُن مریضوں کی حالتِ زار دیکھی جائے جو کینسر، فالج، دمہ اور دل کی بیماریوں میں تڑپ رہے ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ، وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ، وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ، وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ، وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ

(مستدرک الحاکم)

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، دولت مندی کو تنگ دستی سے پہلے، فرصت کو مصروفیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے''۔

آج معاشرہ میں ایسے لوگ ہیں جو کچھ کھا ہی نہیں سکتے۔ تمباکو سے منہ سکڑ گیا ہے اور اب صرف Liquid غذاؤں پر گزارا ہے۔ کئی ایسے ہیں کہ جنہیں سانس لینے میں انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ کئی ایسے ہیں کہ حلق کے کینسر کی وجہ سے بات کرنے کے قابل نہیں۔ کئی ایسے ہیں کہ سرطان کے موذی امراض کی وجہ سے اذیت ناک زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خدارا صحت کی قدر کیجیئے اور خود کو تمباکو کے استعمال سے دُور کر لیجیئے۔ اگر ہم فوری توبہ کریں گے تو اللہ ضرور ہماری توبہ قبول فرمائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ (النساء :17)

’’اللہ اُنہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے‘‘۔

اور اگر ہم نے توبہ نہ کی تو پھر ممکن ہے کہ وہ صورت ہو جائے جس کا ذکر اِس آیت میں ہے:

وَلَیُسَتِ التَّوُبَةُ لِلَّذِیُنَ یَعُمَلُوُنَ السَّیِّاٰتِ ج حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوُتُ قَالَ اِنِّیُ تُبُتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِیُنَ یَمُوُتُوُنَ وَهُمُ كُفَّارٌ ط اُوُلٰٓئِکَ اَعُتَدُنَا لَهُمُ عَذَابًا اَلِیُمًا ۞ (النساء : 18)

’’اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کی موت آ موجود ہو تو اُس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ اُن کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی حالت میں مریں۔ ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے‘‘۔

آیئے اللہ سے دعا کریں

اَللّٰهُمَّ اغُفِرُ لَنَا خَطٰیٰنَا وَجَهُلَنَا وَاِسُرَافَنَا فِیُ اُمُوُرِنَا وَمَا اَنُتَ اَعُلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اغُفِرُ لَنَا هَزُلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَئَنَا وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِکَ عِنُدَنَا

اے اللہ! معاف فرما دے ہماری خطائیں، ہماری نادانی اور ہمارے معاملات میں ہماری زیادتی اور (وہ گناہ) جو تو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! معاف کر دے (وہ گناہ) جو مذاق میں کیے، عادت سے کیے، بھول کر کیے اور جانتے بوجھتے کیے اور یہ سب عیب ہمارے اندر ہیں۔ آمین

پاکستان میں انسدادِ تمباکو نوشی کے لیے تجاویز

پاکستان میں تمباکو کے بڑھتے ہوئے عفریت کو روکنے کے لئے ہمیں نئے سرے سے پہیہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ متعدد انسدادِ تمباکو کے طریقے اپنی افادیت کے اعتبار سے معروف ہیں جن کو اگر پاکستان میں روبہ عمل لایا جائے تو تمباکو کی وبا کو دبایا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کچھ طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) تمباکو نوشی سے پاک پبلک مقامات:

تمباکو کے دھوئیں کے سے پیدا ہونے والی آلودگی متعدد بیماریوں کا موجب بنتی ہے، جس میں پھیپھڑوں کا کینسر، دل کی تکالیف نمونیا اور دمہ کے مرض کا بگڑ جانا شامل ہیں۔ دھوئیں سے پاک فضا کی جامع پالیسیاں اوران کا نفاذ صحت بخش ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایسا قانون نافذ نہیں کیا جارہا ہے جو کہ اس بات کا متقاضی ہو کہ تمام عوامی مقامات پر تمباکو نوشی ممنوع ہو۔ ریسرچ ثابت کرتی ہے کہ دھوئیں سے پاک فضا کی پالیسی صرف اس وقت تک مؤثر ہے جب تک تمام پبلک مقامات اندرونی طور پر مکمل صورت میں دھوئیں سے مبرا نہ ہوں۔ اس پالیسی کی افادیت اس وقت کمزور پڑ جاتی ہے جب مخصوص مقامات پر تمباکو نوشی کی اجازت دے دی جائے۔ اس حوالے سے مندرجہ ذیل تجاویز پیشِ خدمت ہیں:

۱) ذرائع ابلاغ پر بھرپور مہم کے ذریعہ عوام کو پبلک مقامات کی چاردیواری میں دھوئیں سے پاک ماحول کی ضرورت کا شدت سے احساس دلایا جائے۔

۲) تمباکو نوشی کے لئے مخصوص مقامات سے متعلق حکومت کی اجازت (SRO) کو منسوخ کیا جائے۔ البتہ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا اِن مخصوص مقامات کو مناسب طور پر

ماہرین کی رائے کے مطابق ڈیزائن کیا جائے تاکہ اُن لوگوں کو جو تمباکونوشی سے اجتناب کرتے ہیں، مکمل تحفظ فراہم کیا جاسکے۔

۳) وزارت صحت کی جانب سے تمام ہوٹلز، ریسٹورنٹ کے مالکان، بینک، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں کو سخت تنبیہ کی جائے کہ وہ قانون پر عملداری کو یقینی بنائیں۔ مزید برآں تمام ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں تمباکونوشی کی پابندی کا اطلاق شیشہ پر بھی کیا جائے۔

۴) صوبائی اور شہری حکام کی سطح پر ٹوبیکو کنٹرول کمیٹی کی جانب سے اچانک اور بغیر اطلاع کے چھاپے مارے جائیں۔ مزید براں اُن اداروں پر جو قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں بھاری جرمانے عائد کیے جائیں۔

۵) تمام گورنمنٹ اداروں، اسمبلیوں اور سینٹ میں قانون کا لحاظ کیا جائے اور اس پر عملداری کو یقینی بنایا جائے۔

(ب) سگریٹ کے ڈبوں پر مؤثر، انتباہی پیغامات کا اندراج:

تمباکونوش حضرات تمباکو کے استعمال سے پھیلنے والے نقصان کا صحیح اندازہ نہیں کرپاتے۔ تمباکو سے متعلق مصنوعات پر تمباکونوشی کے مضر اثرات سے آگاہی کے تحت، واضح اور غیر مبہم پیغام تحریر کیے جائیں۔ یہ پیغامات جلی حروف میں ہوں اور پیک کے سامنے والے حصے کے کم ازکم ۵۰٪ کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔ مزید یہ کہ ایسی تصاویر شائع کی جائیں جو سگریٹ نوشی سے پہنچنے والے نقصان کی مؤثر عکاس ہوں۔

تمباکو کی مصنوعات پر غلط معنی فراہم کرنے والی اور گمراہ کن اصطلاحات جیسے کہ ’’لائٹ‘‘ اور ’’مائلڈ‘‘ کے استعمال پر پابندی ہونی چاہیے۔

(س) تمباکو کے اشتہارات اور تشہیر پر مکمل اور جامع پابندی:

فی الوقت تمباکو کے اشتہارات پر پاکستان میں جزوی پابندی ہے۔ ایسی جزوی پابندیاں قطعاً کارگر نہیں ہیں۔ متعدد ممالک میں تمباکو نوشی کی تشہیر پر جامع پابندیوں نے ثابت کیا ہے کہ تمباکو نوشی کے استعمال میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ٹی وی پر جزوی پابندیوں کے بعد اب ڈرامہ سیریل میں تمباکو نوشی پر مشتمل مناظر با کثرت دکھائے جاتے ہیں۔ پوائنٹ آف سیل تشہیر بھی پاکستان میں واضح طور پر بڑھ گئی ہے۔ تمباکو کی صنعت بدستور مختلف یوتھ فیسٹولز، سینما ہال اور موسیقی کے پروگراموں کے دوران سگریٹ کی مفت فراہمی کے ذریعے سگریٹ نوشی کو فروغ دے رہی ہے۔ نام نہاد اقسام کی تمام لکی ڈرا اور انعامی اسکیموں پر جن کا اعلان تمباکو کی صنعت کی جانب سے وقتاً فوقتاً کیا جاتا ہے مکمل طور پر پابندی ہونی چاہیے۔ اس کے لیے:

ا) براہ راست اور بالواسطہ اقسام کے تمام اشتہارات، تمباکو کی تشہیر اور اسپانسر شپ اسکیموں پر جامع پابندی کی راہ بنانے کے لئے موجودہ قوانین میں تبدیلی کرنی چاہیے۔ اس میں وہ اشتہارات بھی شامل ہونے چاہئیں جو تمباکو فروخت کرنے والی دکانوں پر آویزاں ہوتے ہیں۔

۲) ان لوگوں پر جو پابندی کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے جاتے ہیں بھاری جرمانے عائد ہونے چاہئیں۔

۳) تمام ٹی وی چینلز کو ہدایت دی جانی چاہیے کہ وہ بحث مباحثے (Talk Shows) کے پروگرامز اور ڈراموں میں ایسے مناظر دکھانے سے گریز کریں جو سگریٹ نوشی پر مشتمل ہوں۔

۴) نام نہاد سماجی خدمتِ خلق کے اداروں کے ذریعہ تمباکو کی مصنوعات کی تشہیر پر پابندی

لگائی جائے۔ یہ تشہیر موبائل ڈسپنسریوں، طبی کیمپوں اور خون کے عطیہ دینے والے کیمپوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

۵) ایسی دکانیں جو کہ ۱۸ برس سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ فروخت کرتے ہوئے پائی جائیں ان پر عین موقع پر جرمانہ عائد کیا جائے۔

(د) تمباکو پر ٹیکسیشن (Taxation):

ایک سروے کے مطابق پاکستان میں تمباکو کی مصنوعات کی قیمتیں پورے خطہ میں سب سے کم ہیں۔ تمباکو پر ٹیکسیشنز کی شکل میں قیمتوں میں اضافہ ایک مؤثر ذریعہ ہے جس سے تمباکو کے استعمال میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ ٹیکس میں اضافے کے ساتھ تمباکو کا استعمال کم ہوتا ہے اور یہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ تمباکو کے استعمال کو ترک کردیں۔ لہٰذا

۱) تمباکو پر ٹیکس میں اضافہ ہونا چاہیے۔

۲) خصوصی ہیلتھ ٹیکس کا اجرا کیا جائے جس کا اطلاق ہر سگریٹ کے پیکٹ پر ہونا چاہیے۔ اس طرح سے جمع شدہ رقوم کو ابلاغ عامہ کے ذریعے تمباکو کے خلاف مہم پر استعمال کرنا چاہیے۔

(ذ) ترکِ سگریٹ نوشی کے لیے آگاہی:

سگریٹ نوشوں کی اکثریت کو اس بات کا احساس ہے کہ سگریٹ نوشی ترک کر دینی چاہیے۔ لیکن کیونکہ منظّم کاوشیں موجود نہیں ہیں لہٰذا ترکِ سگریٹ نوشی ان کے لیے ایک مشکل امر ہے۔ مزید یہ کہ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والوں میں سگریٹ نوشی ترک کرنے کے بابت باضابطہ تربیت کا فقدان ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ:

۱) میڈیکل ایجوکیشن کے نصاب میں تمباکو پر کنٹرول اور اس کو ترک کرنے کے مضامین

شامل کیئے جائیں۔

۲) جنرل پریکٹیشنرز (GPS) اور ہسپتال کے ڈاکٹروں کے لئے خصوصی ورکشاپس کا اہتمام کیا جانا چاہیے جن میں ان کو ترکِ تمباکو کی استطاعت بڑھانے کی تربیت دی جانی چاہیے۔

۳) بنیادی صحت کے یونٹ (BHU) اور THQ میں طبی نگہداشت فراہم کرنے والے کارکنان کو ایسے بنیادی طریقے سکھائے جائیں جن سے وہ اپنے مریضوں کی ترک تمباکو کے حوالے سے مدد کرسکیں۔

۴) فارماسیوٹیکل کمپنیوں سے کہا جائے کہ وہ ایسی دوائیں فراہم کریں جو کہ کم قیمت پر ترک تمباکو کو ممکن بناسکیں۔

عوامی صحت اور ابلاغ عامہ کی مہم:

گو کہ تمباکو نوشی کے نقصانات کے شواہد بالکل مسلمہ ہیں، اس کے باوجود نسبتاً چند لوگوں کو اس سے پہنچنے والے نقصانات کا ادراک ہے۔ لوگوں کی اکثریت عمومی طور پر یہ سمجھتی ہے کہ یہ ایک محض عادتِ بد ہے۔ تمباکو نوشی کی انتہائی لت اور اس سے صحت کو پہنچے والے وسیع نقصانات سے عوام الناس کی مناسب حد تک آگاہی اب تک نہیں ہوسکی ہے۔ کوشش کی جائے کہ :

۱) تمباکو کے نقصانات ظاہر کرنے والے اشتہارات الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر پیش کیے جائیں۔

۲) عوام الناس کو تمباکو سے متعلق خطرات سے مختلف ایامِ صحت پر واقفیت فراہم کی جائے۔ مثلاً یوم ترکِ تمباکو ، اسٹروک ڈے، ذیابطیس ڈے، ہارٹ ڈے، کڈنی ڈے، ہائپرٹینشن ڈے، ٹی بی ڈے وغیرہ۔ ان ایام میں تمام الیکٹرنک میڈیا ایسی خبروں کی

تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے جن کا تعلق عوام الناس کی صحت سے ہو۔

۳) ورلڈ لنگ فاؤنڈیشن (World Lung Foundation) نے ایک وڈیوز کا سلسلہ تیار کیا ہے، جو کہ ٹی وی چینلز پر بلا معاوضہ دکھایا جا سکتا ہے۔

۴) انسدادِ تمباکو نوشی کے قوانین کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تشہیر کی جانی چاہیے۔

۵) اسکولوں کے نصاب میں تمباکو نوشی پر ایک مضمون شامل ہونا چاہیے اور وزارت تعلیم کو اس عمل میں شامل ہونا چاہیے۔

۶) مذہبی اسکالرز کی خدمات استعمال کی جائیں تا کہ وہ تمباکو کے خلاف مذہبی اجتماعات میں وعظ و نصیحت کر سکیں۔

۷) تمام پیشہ ور طبی / نرسنگ ادارے تمباکو کے خلاف مہم میں شامل کئے جانے چاہئیں۔

تمباکو کی کاشت اور متبادل فصل کا انتظام:

پاکستان ایک تمباکو پیدا کرنے والا ملک ہے۔ تمباکو کی کاشت ملٹی نیشنل ٹوبیکو کمپنیوں کے لیے، انتہائی منافع بخش ہے۔ چھوٹے کسان تمباکو بنانے والی کمپنیوں کے مستقل جاری کردہ قرضوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ تمباکو کی کاشت ملکی معیشت کے لئے مفید نہیں ہے۔ حقیقتاً یہ غریب ملک کو مزید غریب بنا دیتی ہے۔ اس کے برعکس ملکی ضروریات کے مطابق دیگر فصلوں کی کاشت کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ لہٰذا:

۱) پاکستان ٹوبیکو بورڈ بجائے اس کے کہ تمباکو کی پیداوار اور اس کی برآمدات کی حوصلہ افزائی کرے اس کو چاہیے کہ وہ متبادل فصلوں پر توجہ مرکوز کرے۔

۲) ایسے کسان جو متبادل فصلوں کی طرف جائیں ان کو انکم سپورٹ فراہم کی جانی چاہیے تاوقتیکہ متبادل انتظام مکمل اور دیرپا بنیادوں پر جاری ہو جائے۔

غیر قانونی تجارت کا تدارک:

تمباکو کی تجارت میں تین اقسام کے غیر قانونی طریقے پائے جاتے ہیں۔ اسمگلنگ، ٹیکس سے فرار اور جعلسازی۔ تینوں طریقے سگریٹ کی مارکیٹ میں دستیابی اور آسانی سے حصول میں اضافے کے سبب بنتے ہیں اور ملکی خزانے میں نقصان کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ:

۱) قانون کی پابندی کو زیادہ مؤثر بنایا جائے، بین الاقوامی تعاون کو بہتر بنایا جائے اور غیر قانونی تجارت کے خلاف انضباطی اقدامات کئے جائیں۔

۲) سگریٹ بنانے والی کمپنیوں کو اپنے ترسیل (Distribution) کے سلسلے کو کنٹرول میں رکھنا چاہیے اور ایسا نہ ہونے کی صورت میں ان پر بھاری جرمانے عائد کرنے چاہیے اور ٹیکس کی شرح میں اضافہ کر دینا چاہیے۔

تمباکو سے متعلق قانونی اقدامات:

۱) وکلاء کو تمباکو سے متعلق قوانین پر تربیت دی جانی چاہیے۔

۲) ایسے مریض جو کہ تمباکو سے پیدا شدہ امراض میں مبتلا ہیں وکلاء کی خدمتِ خلق کی تنظیمیں ان کی مدد کریں تا کہ وہ تمباکو ساز کمپنیوں سے طبی نگہداشت پر اخراجات ادا کرنے کا دعویٰ کر سکیں۔

۳) فاسٹ فوڈ کے اداروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کو جو پاکستان میں آلودگی سے پاک فضا کے قوانین کی خلاف ورزی کی مرتکب پائی جائیں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

۴) ایسی تمباکو ساز کمپنیاں جو کہ ''لائٹ'' اور ''مائلڈ'' (Mild) کے جھوٹے دعوے کریں ان کو عدالت میں پیش کیا جائے۔

صارفین کے حقوق اور تمباکو

1- صارفین کا بنیادی حق ضروریاتِ زندگی کی فراہمی ہے جس میں صحت کو ترجیحی اہمیت حاصل ہے۔ تمباکو اور اِس جیسی دیگر مصنوعات صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ تمباکو نوشی نہ صرف اِس کا استعمال کرنے والوں کے لیے زہر ہے بلکہ اردگرد بیٹھے ہوئے غیر تمباکو نوش افراد بھی اِس بالواسطہ تمباکو نوشی (**Passive smoking**) کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں، اِس بناء پر دنیا کے بیشتر ممالک میں بند جگہوں میں تمباکو نوشی کی سخت ممانعت ہے۔

2- صارفین کا یہ حق ہے کہ انہیں نقصان پہنچانے والی مصنوعات سے تحفظ فراہم کیا جائے، انہیں تمباکو کے استعمال کے مضمرات سے آگاہ کیا جائے اور تمباکو کو استعمال کرنے کے ترغیبی اشتہارات کو روکا جائے۔

3- تمباکو کے نقصانات سے آگاہ نہ کر کے صارفین کے غیر جانبدارانہ معلومات کے حق کو پامال کیا گیا، دلکش اشتہارات کے بعد آخر میں ایک چھوٹا سا انتباہ کہ ”تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے“ کوئی معنی نہیں رکھتا کیوں کہ نوجوانوں کے ذہن کو اشتہارات متاثر کرتے ہیں نہ کہ وارننگ۔

4- صارفین یہ حق رکھتے ہیں کہ غیر محفوظ اشیاء و خدمات کے باعث انہیں پہنچنے والے نقصان کا ازالہ ہو مگر تمباکو کے استعمال کے براہِ راست اور بالواسطہ نقصانات کی تلافی کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ اِس کی وجہ سے پہنچنے والے نقصانات کو کسی عدالت میں ثابت کرنا انتہائی مشکل ہے۔

5- صحت مند ماحول صارفین کا حق ہے۔ تمباکو کی فصل پر ہونے والے کیمیائی ادویات کے چھڑکاؤ سے لے کر اِس کی صنعتی پیداوار تک ماحول پر نہایت برے اثرات پڑتے ہیں۔ تمباکو بنانے والے ادارے چند درخت لگا کر اپنی سماجی ذمہ داریوں سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔

خزینۃ الکتب ابو ایوب الانصاریؓ ٹیلیگرام چینل

قارئین کرام! اس چینل میں مختلف فنون پر اردو، عربی، فارسی، ہندی اور انگریزی زبان میں کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ دستیاب ہے، آپ ان کتابوں سے خود بھی استفادہ کریں اور صدقہ جاریہ کی نیت سے اپنے احباب کو بھی شیئر کریں۔

♣ Join & Share ♣

https://telegram.me/abu_ayyub_al_ansari_library

♣ Contact Us ♣

abuayyubalansarilbrary@gmail.com

♣ فہرستِ فنون ♣

1- قرآنیات
2- حدیثیات
3- فقہیات
4- عقائد و فرق
5- سیرت نبوی ﷺ
6- سوانح
7- خطبات
8- تاریخ
9- ادب
10- مضامین و مقالات
11- تربیت و اصلاح
12- جنرل نالج
13- سفرنامے
14- لغات
15- طب
16- درسیات
17- قصص وواقعات
18- رسائل وجرائد

19- متفرقات

♣ S.Mauvi♣